سے تختے چڑوا کر نکالے اور وہ میرے والد ماجد حاجی سید نورالحسن صاحب مرحوم کے سپرد کر دیئے کہ وہ کوئی مناسب انتظام کر کے انھیں کابل مولوی عبیداللہ صاحب کے پاس پہنچا دیں اسی دوران میں مولوی محمد میاں صاحب جو بعد میں منصور انصاری کے نام سے مشہور ہوئے کابل جا چکے تھے اور وہیں مقیم تھے۔ اسی زمانہ میں حکومت کو پتا چل گیا کہ وہ فرامین ایک لکڑی کے صندوق میں اس مقام پر رکھے ہیں اور اس اس طرح وہ ہندوستان لائے گئے ہیں یہ پتہ بھی ان ہی رفقا نے دیا جن کے سامنے یہ فرامین اس صندوق میں رکھے گئے تھے اور جو اب ہندوستان واپس آ چکے تھے اس خبر کے ملتے ہی حکومت کی خفیہ پولیس پورے جوش وخروش سے حرکت میں آ گئی حکومت کو یہ خبر بھی پہنچ گئی تھی کہ وہ فرامین حاجی سید نورالحسن صاحب کے پاس موضع رتہڑی جو مرا وطن ہے پہنچا دے گئے چنانچہ بیک وقت میرے اور سید ہادی حسن صاحب کے مکانات وسامان کی موضع رتہڑی و خانجہانپور میں پولیس نے گھنٹوں تلاشی لی صندوق توڑ دیے اور تختے چڑوا دئے زمین کھود ڈالی اور مری کتابیں جو دارالعلوم سے فارغ ہونے پر گھر پر رکھی تھیں ان کا ایک ایک ورق الٹ الٹ کر دیکھا مگر فرمان کہیں نہ رتہڑی سے ملے اور نہ خانجہانپور۔ رتہڑی میرے مکان میں کتابوں میں حضرت شیخ الہندؒ کے متعدد خطوط تھے جو انھوں نے میرے نام بمبئی۔ عدن۔ جدہ۔ مکہ مکرمہ۔ مدینہ طیبہ سے روانہ فرمائے تھے اور جنھیں میں نے تبرک اور یادگار کے طور پر کتابوں میں رکھ دیا تھا وہ سب خطوط پولیس لے گئی

سید ہادی حسن صاحب نے ان مضامین کی نقل اور ان کا ترجمہ کرا لیا تھا۔ جس وقت پولیس ان کے زنانہ مکان میں اور باہر تلاشی لے رہی تھی وہ نقول ان کی ایک صدری کی جیب میں جو باہر مردانہ مکان میں کھلے کمرہ میں ٹنگ رہی تھی رکھے تھے مگر پولیس نے اس کی جانب

کوئی توجہ نہ دی اور ناکام ونامراد واپس آئی۔

رتہڑی میں جب پولیس تلاشی لے رہی تھی تو فرامین باہر بیٹھک میں جس میں والد صاحب مرحوم بیٹھا کرتے تھے ان کی اس صندوقچی میں رکھے تھے وہ سامنے ہی رکھی تھی مگر پولیس نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی۔ اس روز حسن اتفاق سے والد صاحب قبلہ مکان پر موجود نہ تھے۔ بعد میں جب پولیس مایوس ہوگئی تو اس نے والد صاحب مرحوم کو کئی مرتبہ اس وقت طلب کیا جب انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر سین صاحب خاص اسی کام کے لئے تشریف لائے اور انھوں نے اپنی محبت اور چاپلوسی سے والد صاحب سے معلوم کرنا چاہا جب اس میں ناکامی ہوئی تو اس نے انھیں سختی سے اور ڈانٹ کر دریافت کیا مگر والد صاحب کا جواب دونوں صورتوں میں نفی میں تھا۔

وثیقہ (فرامین کہاں اور کس طرح گئے) | والد صاحب مرحوم ان فرامین کو لے کر دہلی پہنچے اور ایک بڑے تاجر کی معرفت کسی خاص قاصد کے ذریعہ انھیں کابل بھجوا دیا گیا۔ جس روز والد صاحب دہلی ان تاجر صاحب کے مکان پر پہنچے عین اسی وقت ان کے دکان ومکان کی پولیس فرامین کے سلسلہ میں تلاشی لے رہی تھی والد صاحب مرحوم ان فرامین کو لے کر دوسری جگہ چلے گئے اور پھر دوسرے وقت وہ انھیں جا کر دے آئے"

حضرت شیخ الہندؒ نے اپنے ہندواپس آنے والے رفقاء میں سے جس میں ان کے قریبی عزیز اور خصوصی خدام بھی تھے اور ایک زبردست عالم بھی اس امانت کو مخصوص طریقہ پر سید ہادی حسن صاحب کے سپرد فرمایا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ وہ کس قدر معتبر اور ذمہ دار بزرگ ہیں وہ اب بھی بفضلہ موجود ہیں اور ان واقعات کی تصدیق فرما سکتے ہیں۔